REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۱۵ — شمارہ ۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۲۶ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ — ۲۹ صلح ۱۳۵۵ ہش — ۲۹ جنوری ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ صلح (جنوری)، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ صلح (جنوری)۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۶ صلح (جنوری) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ÷

◎

ٹرینیڈاڈ (جزائر غرب الہند) میں جماعتِ احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

احمدیہ کیریبین کونسل کا قیام اور مبلغین جنوبی امریکہ کی کانفرنس۔ جلسہ میں سورینام اور گیانا کے مبلغین و نمائندگان کی شرکت۔ احباب جنوبی امریکہ کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا محبت بھرا برقی پیغام۔ مبلغین کا دورہ ٹوبیگو اور تبلیغی مساعی کا آغاز!!

(رپورٹ مرسلہ مکرم محمد اسلم صاحب قریشی مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ))

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعتِ احمدیہ ٹرینیڈاڈ (جزائر غرب الہند) کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۷۵ء بروز اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اور احباب جماعت کے اندر اسلام و احمدیت کی خدمت کا جذبہ۔ اخلاص مندی۔ روحانی بیداری اور باہمی اخوت، و محبت کے تعلقات کو تقویت دینے کا موجب بنا۔ یہ بابرکت جلسہ جو صبح ۱۱ بجے دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا۔ انہی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شام ۴½ بجے بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ اس میں علاوہ ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے دو ہمسایہ ممالک یعنی گیانا اور سورینام کے احمدی وفود نے بھی اپنے مبلغین کی قیادت میں والہانہ انداز میں شرکت کی۔ اور یوں یہ جلسہ نہ صرف مقامی احباب کی دینی اور روحانی ترقی اور باہمی تعلقاتِ اخوت و مودت میں ایزادی کا موجب بنا۔ بلکہ تینوں ملکوں کے احمدی دوستوں کے درمیان بھی برادرانہ رشتوں کی استواری کی بنیاد بھی ثابت ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے اس دور افتادہ علاقے میں احمدیت کے شیدائیوں کا یہ روحانی اجتماع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان آسمانی کلمات کی عملی تصویر پیش کر رہا تھا۔ جن میں حضور جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جنوبی امریکہ کے تین ممالک میں احمدیت کا اثر و نفوذ

جنوبی امریکہ کے تین ممالک سورینام۔ گیانا اور ٹرینیڈاڈ میں نخلِ احمدیت کم و بیش بیس سال سے لہلہا رہا ہے۔ اور رفتہ رفتہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ سورینام میں جماعت کی ایک شاندار مسجد اور مشن ہاؤس قائم ہے۔ گیانا میں دو مساجد تعمیر شدہ ہیں۔ اور تیسری زیرِ تعمیر ہے۔ جبکہ دیہی علاقے میں مشن ہاؤس کے لئے ایک کشادہ قطعہ موجود ہے۔ نقشہ پاس ہو چکا ہے۔ نئی مسجد کی تعمیر کے کام سے فراغت کے بعد جماعت اس مشن ہاؤس کی تعمیر کی طرف توجہ دے گی۔ ٹرینیڈاڈ میں جماعت کی تین مساجد ہیں۔ جامع مسجد بہت ہی خوبصورت کشادہ اور عمدہ بنی ہوئی ہے۔ تینوں ممالک میں عمدہ لائبریریاں بھی قائم ہیں۔

احمدیہ کریبین کونسل کا قیام اور پسِ منظر

اب تک یہ تینوں ممالک اپنے اپنے رنگ میں تبلیغی و تربیتی مساعی بجا لانے میں مصروف رہے ہیں۔ مگر گذشتہ سال تینوں جماعتوں کے عہدیداروں کے باہمی مشورہ سے یہ طے پایا کہ ان تین ممالک میں اسلام و احمدیت کی ترویج و ترقی اور تعلیم و تربیت کے لئے اجتماعی کوشش بھی کی جائے۔ اور اسی غرض کے لئے احمدیہ کریبین کونسل (AHMADIYYA CARIBBEN COUNCIL) کے نام سے ایک مشترکہ مجلس، عمل ترتیب دیئے جانے کی تجویز سامنے آئی۔ چنانچہ یہ معاملہ مرکز کی منظوری کے لئے پیش کیا گیا۔ اور منظوری کے بعد اس کونسل کا پہلا اجلاس ٹرینیڈاڈ جماعت کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے موقعہ پر منعقد ہونا قرار پایا۔ تا اس میں شامل ہونے والے مبلغین جماعت کو خطاب بھی کر سکیں۔ اور یوں ان کی موجودگی سے دوہرا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ چنانچہ مورخہ ۲۷ دسمبر کو جلسہ سالانہ کے انعقاد سے ایک روز قبل احمدیہ کریبین کونسل کے اجلاس کی تاریخ مقرر ہوئی جس میں شمولیت کے لئے سورینام اور گیانا کے وفود اپنے مبلغین کی رہنمائی میں وقتِ مقررہ پر ٹرینیڈاڈ پہنچ گئے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سورینام مشن اور مکرم عبد اللہ حسینی صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ سورینام پر مشتمل وفد صبح سوا نو بجے ٹرینیڈاڈ پہنچا۔ جبکہ اسی روز مورخہ ۲۷ دسمبر کو گیانا کا وفد راقم الحروف کی رہنمائی میں پانچ ممبرانِ وفد کے ساتھ شام ۳½ بجے ٹرینیڈاڈ پہنچا۔ ہر دو وفود کا استقبال ایئرپورٹ پر مکرم مولانا محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ اور دیگر عہدیدارانِ جماعت کی طرف سے گرمجوشی اور برادرانہ محبت کے ساتھ کیا گیا۔ معروف اخبار "ایکسپریس" کا نمائندہ بھی اس موقعہ پر موجود تھا۔ چنانچہ اگلے روز "پاکستانی مبلغین کی آمد" کے عنوان سے اخبار میں ہماری آمد کی خبر شائع ہوئی۔

کونسل کا اجلاس

مغرب اور عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد ٹھیک ۷½ بجے احمدیہ مسجد "الناصر" بمقام ڈی پورٹ مشن روڈ ٹرینیڈاڈ میں احمدیہ کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ جو دس بجے رات تک جاری رہا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو زیرِ صدارت حاجی شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ ٹرینیڈاڈ عمل میں آئی۔ بعدہٗ مکرم مولوی حنیف یعقوب صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں اس کونسل کے قیام کی ضرورت و اہمیت اور پسِ منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے سورینام اور گیانا سے آنے والے وفود کو دلی طور پر خوش آمدید کہا۔ اور اس مجلس کی کامیابی کی دعا کی۔ افتتاحی تقریر کے بعد خاکسار نے گیانا کے وفد کی جانب سے ٹرینیڈاڈ میں اس تقریب کے انعقاد پر منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ اور پُرتپاک خیرمقدم کا شکریہ ادا کیا۔ نیز جن دو محاذوں (یعنی تربیت و تبلیغ) پر ہمیں اپنے جملہ وسائل

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

طابع و ناشر ... ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ÷

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ صلح ۱۳۵۵ ہش

حقوق و فرائض کے حدود اور ذمہ داریاں

ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ سے منجملہ دیگر فوائد کے ایک بڑا فائدہ یہ بھی نمایاں طور پر سامنے آگیا ہے کہ آئے دن کی ہڑتالوں اور تالہ بندیوں سے جنتا کو نجات مل گئی ہے۔ اور ملک واسی روزمرہ کی زندگی بہت حد تک بامقصد گزارنے لگے ہیں۔ ایمرجنسی کیسی ہی مفید کیوں نہ ہو، وزیرِاعظم شریمتی اندرا گاندھی کی متعدد بار وضاحت کے مطابق بہرحال یہ ایک عارضی اور وقتی حل ہے۔ اُن خرابیوں کا جو بڑی سُرعت کے ساتھ ہمارے ملک میں جڑ پکڑتی جارہی تھیں۔

اصل چیز تو یہ ہے کہ ہر شخص اپنے سے متعلق ذمہ داریوں کا احساس کرکے آزاد ملک کے آزاد شہری کی طرح اپنے ملک کو مضبوط بنانے کی دل وجان سے کوشش کرے۔ اور تعمیرِ ملک کی ایک ایسی لگن دل ودماغ میں موجود رہے کہ جس پر اس کا عمل ہمہ وقت گواہی دیتا چلا جائے۔ صرف اپنے لئے ہی جلبِ زر منتہائے مقصود نہ ہو بلکہ وسیع تر ملکی مفاد حتیٰ کہ انسانی فلاح و بہبود کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہے۔

موجودہ زمانہ کی بڑی بڑی خرابیوں میں سے ایک بڑی خرابی اور بگاڑ یہ بھی ہے کہ ہر شخص کی انتہائی کوشش یہی ہوتی ہے کہ اس کو خود تو کچھ نہ کرنا پڑے، لیکن اُسے وہ سب کچھ ملتا چلا جائے جس کی وہ دل میں خواہش رکھتا ہے۔ اور پھر خواہشات کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ ایک کے پُورا ہو جانے کے بعد دُوسری شروع ہو جاتی ہے۔ اور دُوسری مل جانے پر تیسری کی طرف نگاہیں اُٹھنے لگتی ہیں ـــ!! اس کیفیت کا دُوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہُوا کہ ہر شخص تن آسانی کے سبب اپنے سے متعلق ہر قسم کے فرائض کی ادائیگی سے پہلوتہی کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کو کسی طرح کی محنت و مشقت اُٹھانی پڑے۔ حرص اور لالچ کی نگاہ اس قدر طویل ہے کہ زبانِ حالی اور زبانِ قالی سے اس بات پر اصرار کرتا نظر آتا ہے کہ مجھے یہ بھی مل جائے اور مجھے وہ بھی مل جائے۔ مجھے اس کا بھی حق حاصل ہے اور اُس کا بھی۔ اگر نہیں ملتا تو پھر بڑے ہی جذباتی رنگ میں ایسی حرکتیں کرنے لگتا ہے کہ گویا اس کے جائز حقوق سے محروم کرکے اُس پر بڑا ہی ظلم کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ شخص مظلوم ہوتے ہوئے دوسرے پہلو سے خود ایک بڑا ظالم ہے۔ جو اپنے فرائض کو ادا کرنے سے ہمیشہ ہی گریزاں رہا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ایسا انسان اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیتا ہے کہ ہر شخص کا اپنے فرائضِ منصبی کو ادا کرنا ہی دُوسرے کے حقوق کی ادائیگی سے وابستہ ہے۔ مثلاً اگر آپ کسی کارخانہ میں ملازم ہیں تو جو کام آپ کے ذمہ ہے اگر آپ اس ذمہ داری کو پُورا نہیں کرتے تو آپ نہ صرف یہ کہ کارخانہ دار کے حقوق کو غصب کر رہے ہیں بلکہ آپ کی فرض ناشناسی کا اثر جس جس کارکن پر بھی پڑتا ہے، اُن سب کے حقوق کی عدمِ ادائیگی کی ذمہ داری آپ پر پڑی۔ اس لئے کس مُنہ سے آپ اپنے حقوق کی سوفیصد ادائیگی کا مطالبہ کرسکتے ہیں۔ اگر کوئی کارخانہ دار اس وجہ سے ظالم قرار پاتا ہے کہ کسی کاریگر یا صنّاع کی واجبی اُجرت ادا نہیں کرتا، تو ایسا صنّاع یا کاریگر بھی اسی طرح کا ظالم قرار پاتا ہے جو پوری دیانت داری اور کامل فرض شناسی سے کام نہ لیتے ہوئے اپنے ذمہ کام کو خوش اسلوبی سے ادا نہیں کرتا۔ ایسی صورت میں اگر صنّاع شور مچائے اور ہڑتال وغیرہ حربوں کو عمل میں لاکر اپنی اُجرت وصول کرلے، تو کام نہ کرنے کے نتیجہ میں جہاں کارخانہ دار کو نقصان پہنچا وہ تو اپنی جگہ پر ہے۔ مگر اس بات کو بھی کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ ایسا کرنے سے ملک کی صنعتی پیداوار میں جو کمی واقع ہوئی وہ کس کی سہل انگاری اور فرض ناشناسی سے ہوئی ـــ؟

اسی طرح اگر تعلیمی اداروں کے معلّمین اپنے تعلیمی فرائض کماحقّہٗ ادا کرنے کی طرف توجہ نہ کریں تو اس کا نقصان کسی کارخانہ کے کاریگر کی لاپرواہی سے کہیں زیادہ خوفناک دُور رس نتائج کا حامل ہوگا۔ مُلک کی نوجوان نسل جو گویا ریڑھ کی ہڈّی ہوتے ہیں ان کی صحیح تعلیم و تربیت کی ذمہ داری معلّمین پر ہے۔ جب وہی اپنے فرض کی ادائیگی کو پس پشت ڈالنے لگیں تو علاوہ وقتی طور کے تعلیمی نقصان کے یہی فرض ناشناس معلّمین غیر شعوری طور پر اپنے شاگردوں کے ذہنوں میں یہی زہر گھول رہے ہوتے ہیں کہ جس طرح ہم نکمّے رہ کر، کام سے دل چُرا کر وقت گزارتے اور مزے کرتے رہے، بڑے ہوکر تم بھی اسی طرح کرنا ـــ!! یہ ایک ایسا بُرا سبق ہے جو کچھ سالوں میں اندر ہی اندر ساری قوم کو نکمّا اور کام چور بنا کر اس کی جڑوں کو کھوکھلا کر دینے کے لئے کافی ہے۔

ابھی ہم نے صرف دُو ہی مثالیں دی ہیں۔ اس صورتِ حال کو اگر آپ مُلکی معیشت کے دیگر مختلف شعبوں پر پھیلاتے چلے جائیں۔ پھر دیکھیں کہ فرض کی عدم ادائیگی اور یک طرفہ طور پر حقوق طلبی کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ یہی ناکہ ایک وقت ایسا بھی آجائے گا جب مُلک کے تمام کاروبار ہی بند ہو جائیں گے۔ تب، یک طرفہ حقوق پر حقوق مانگتے چلے جانے والوں کی آنکھیں کھلیں گی کہ یہ کیا ہُوا؟ وجہ ظاہر ہے کہ مُلکی معیشت کا کوئی بھی تو شعبہ ایسا نہیں ہوگا جو کارکنان کی طرف سے فرض کی ادائیگی کے بغیر، سب کے حقوق دیتے چلے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس لئے کہ حقوق اور فرائض کی بجا آوری دونوں لازم و ملزوم امر ہیں۔ ایک ہی چیز ایک پہلو سے ایک شخص کا فرض ہے جبکہ وہی چیز دُوسرے پہلو سے دوسرے کا حق بن جاتی ہے۔ اور ایک پہلو کو نظر انداز کر دینے سے دُوسرے کا نقصان لازمی ہے۔ جیسا کہ ہم ابھی صنعت کار کی مثال دے کر واضح کرچکے ہیں۔ کہ کارخانہ دار کا فرض ہے کہ اپنے کارخانے کے تمام کاریگروں کو واجبی اُجرت دے۔ اب اُجرت کا ملنا کاریگروں کا حق ہے۔ لیکن دُوسری طرف اپنے ذمہ کے کام کو پُوری مستعدی اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنا اُن کا فرض ہے۔ جیسے دُوسرے لفظوں میں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ کارخانہ دار کا کاریگروں کے ذمہ یہ حق ہے کہ اُجرت پُوری لے کر وہ کام بھی پُورا کریں جس کی اُن سے توقع کی گئی ہے۔ اگر نہیں کرتے تو وہ اُس حق کو دبانے والے قرار پاتے ہیں جو کارخانہ دار کا اُن کے ذمہ بنتا ہے۔

موجودہ زمانہ کی بے شمار خرابیوں میں سے یہ خرابی اور بگاڑ نہایت درجہ ہیبتناک ہے کہ حق طلبی کے پہلو سے انسان بڑا ہی خود غرض ہوتا چلا جارہا ہے۔ کیونکہ ادائیگی فرض سے صرفِ نظر کرتے ہوئے صرف حقوق طلبی پر زور دیتے چلے جانا خود غرضی ہی کی ایک دُوسری شکل ہے۔ اگر آپ اس بات کو قدرے غور سے سوچیں کہ ایک شخص فرضِ منصبی کو چھوڑ کر حق طلبی کی طرف کیوں زیادہ رغبت کرتا ہے؟ اس کی اصل وجہ اُس کا اپنا غلط اندازِ فکر ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے فرض کی ادائیگی کا فائدہ مجھے نہیں بلکہ کسی دوسرے کو پہنچ رہا ہے۔ وہ بھُول جاتا ہے اس بات کو کہ اس کے اپنے فرض کی کماحقّہٗ ادائیگی اس کے حقوق کی کماحقّہٗ ادائیگی میں بہت زیادہ دخل رکھتی ہے۔ اگر وہ اِس حقیقت کو سمجھتا تو وہ کبھی بھی اپنے فرض کی ادائیگی سے کوتاہی نہ کرتا۔ کیونکہ اس صورت میں اُس کو اپنا ہی نقصان کھُلے طور پر نظر آجاتا ـــ!!

اس موقع پر ہمیں حضرت مقدس بانیٔ اِسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد کرکے بڑا ہی لُطف آجایا کرتا ہے کہ ایک موقعہ پر جب حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسُول اللہ! اگر ہمارے افسر ہمارے حقوق ادا نہ کریں تو ہم کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے لئے میری نصیحت یہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے تم نے اُن کے حقوق ادا کرتے چلے جانا ہے۔ اُن میں کسی طرح کی کمی نہ آنے پائے۔ اور اپنے حقوق کے لئے تم نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اُس کی ذات سے اپنے حقوق کی التجا کرو۔

اللہ! اللہ!! کیسی پُرلطف ہے یہ تعلیم! اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مانگنے والوں کے اندازِ فکر کو ہی بدل دیا کہ تم لوگوں کو اپنے حقوق کی فکر زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ یہ تو خود غرضی ہوئی، تم نے ہر قسم کی خود غرضی سے بالا ہوتے ہوئے اپنے نفسوں کو بھُول جانا ہے۔ تمہاری زیادہ تر توجہ دُوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف لگی رہنی چاہیئے ـ!!

بادی النظر میں تو شاید یہ بات یک طرفہ سی معلوم ہو، لیکن اس سے حقوق و فرائض کی حدُود کو اس طرح پر متعین فرما دیا گیا ہے کہ بجائے کسی نوع کی طبقاتی کش مکش پیدا ہونے کے (جو بعض وقتوں میں اجیر اور آجر کی علیحدہ علیحدہ پارٹی بازی کی ہیبت ناک شکل اختیار کرلیتی رہی ہے۔ پھر یہ خلیج ایسی وسیع ہوتی چلی گئی جس کے متعلق ایک دُنیا واقف و آگاہ ہے) باہمی محبت اور خیر اندیشی کا ماحول پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشادِ گرامی کے مطابق آپ دیکھیں کہ کس طرح ہر شخص کی طرف سے دُوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور نگہداشت خود اُس کے اپنے حقوق کی ادائیگی کے لئے گارنٹی بن جاتی ہے۔ پس جب سارے معاشرہ کو اس نہج پر ڈھال دیا جائے کہ ہر شخص کا دماغ یہی سوچے کہ وہ دُوسروں کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی طرح کی کمی نہیں کرے گا یا سُستی اور بد دیانتی نہیں دکھائے گا تو اسی ایک بات کے رواج پاجانے کے نتیجہ میں کوئی شخص بھی اپنے فرائضِ منصبی کے ادا کرنے سے پہلوتہی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جب تک وہ اپنے ذمہ عاید شدہ فرض کو ادا نہیں کرتا، اس وقت تک یہ دعویٰ بھی نہیں کرسکتا کہ اس نے دُوسروں کے حقوق ادا کر دیئے ـــ!! اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اِسلام نام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا۔ اور پکّا اور سچّا اور حقیقی مُسلمان وہی ہے جو ایک طرف تو حقوق اللہ کی بجا آوری میں سُست نہ ہو تو دُوسری طرف حقوق العباد کی ادائیگی سے بھی غافل نہ ہو۔

رہا یہ سوال کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے حقوق العباد کی تفصیل کیا ہے، سو اس کے متعلق ہم کسی دُوسرے وقت گفتگو کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ وباللہ التوفیق۔

درخواستِ دُعا: - مکرم شیخ رشید احمد صاحب KITWE زمبیا افریقہ، دس پونڈ کی رقم "درویش فنڈ" کے لئے ارسال کرتے ہوئے اپنی صحت کے لئے اور اپنی بیگم اور بچّے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

خطبہ جمعہ

تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو اور اُن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو

تقویٰ کسی ایک عمل صالح کا نام نہیں بلکہ تمام نیک اعمال و قول کی کیفیت کا نام تقویٰ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۷ء

تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں جسقدر

تقویٰ اختیار کرنے پر

زور دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے۔ جو صالح ہو نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں ہمیں بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا ہے۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جا رہی ہے جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پا سکتا ...... الکتاب اور لاریب فیہ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم ایک ایسی شریعت جو زمین کی پستیوں سے اُٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جا رہی ہے۔ لیکن یہ نہ بھولنا کہ شریعت صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو۔ اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو۔ اگر کسی شخص کی زبان بہت ہی میٹھی ہو اگر بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کرنے والا ہو، لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہو سکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کر کے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پا سکتے کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اسلامی احکام کی پابندی کریں گے۔

دوسری جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔

جو شخص تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرے گا

اس کے اعمال قبولیت کا درجہ حاصل کریں گے ورنہ وہ ردّ کر دئیے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ثواب کا فیصلہ نہیں کرے گا۔ تو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں یہی بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ اس ہدایت سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اور اُٹھانے والے ہوں گے جو ارتقاء کی صفت میں استحکام اختیار کریں گے۔ جن کا تقویٰ بڑی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوگا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا۔ تقویٰ بھی جیسا کہ ہر دوسری چیز، اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ سورہ فتح میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى کہ تقویٰ کے طریق پر خود اس نے ان کے قدم کو مضبوط کر دیا ہے انسان اپنی کوشش سے اور اپنی جد و جہد سے تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے یہ معنے کئے ہیں۔ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۱ - ۵۲ میں فرماتے ہیں :۔

"اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

قرآن کریم نے تقویٰ کے اس معنی کو مختلف مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ

(حجرات آیت ۱۸)

یہاں بھی

تقویٰ کے معنی

ایک نہایت حسین پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کی ہے وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور تمہارے دلوں کو اس نے اپنے فضل سے اس حقیقت تک پہنچا دیا کہ حقیقی رُوحانی خوبصورتی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اور نہ روحانی بدصورتی سے تقویٰ کے بغیر بچا جا سکتا ہے۔

تو ایک طرف تقویٰ ہر حکم الٰہی کی بجا آوری میں بشاشت پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری طرف ہر اس چیز سے نفرت پیدا کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے باہر نکالنے والی اور اس کی ناراضگی کو مول لینے والی ہو۔ یہاں تقویٰ کے متعلق ہی ایک لطیف مضمون بیان ہوا ہے جس کی تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ بہر حال یہ اشارہ کافی ہے اسی وجہ سے سورۃ البقرہ میں ایک دوسری جگہ آگے جا کے آیت ۱۹۰ میں فرمایا :۔

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

کامل نیک وہ شخص نہیں جو اپنے اوقات کو نمازوں میں زیادہ خرچ کرتا ہے یا اپنے اموال کو خدا کی مخلوق کی محبت میں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے یا حج کرتا ہے یا رمضان کے روزے رکھتا ہے بلکہ کامل نیک وہ ہے جو تقویٰ کی راہوں کا خیال رکھتا ہے۔ باقی اعمالِ صالحہ یا اقوالِ پاکیزہ جو ہیں وہ اسی طرح اس سے نکلتے ہیں جس طرح ایک جڑ سے کسی درخت کی شاخیں نکلتی ہیں جس کی مثال دی گئی ہے۔ تقویٰ کے سلسلہ میں ۔۔۔ اور اس کے متعلق آگے جا کر میں کچھ بیان کروں گا پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

کامل نیک (البِر) وہ ہے

جو تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہے۔ اور فرمایا وَاتَّقُوا اللّٰهَ کہ بنیادی حکم تمہیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو تمام نیکیاں بھی تم بجا لاؤ گے اور تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ یقینی کامیابی کہ جس کی نظیر دنیا میں کہیں تقویٰ کے بغیر تم نہیں پا سکتے۔

حقیقت یہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایام الصلح میں فرمایا ہے تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک انسان تقویٰ کی راہوں کو اختیار نہ کرے رُوح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر رُوح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ مضمون ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں بیان کیا گیا ہے کہ تقویٰ کے بغیر رُوح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا حالانکہ قرآن کریم تو وہاں موجود ہے جس کو پا کر رُوح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔

اس مضمون کو کہ تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف پیرایوں میں بیان فرمایا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے" (ایام الصلح) تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نہ نظر آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے۔ کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے۔ ریا پیدا ہو سکتا ہے عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ سورہ دخان میں فرماتا ہے:-

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ۔ کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں تو یہی وہ حصن حصین ہے۔ یہی امین کے معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقویٰ پر قائم نہیں وہ خطرہ میں ہے وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے اور ایسا شخص مقام امن میں نہیں ہے۔ بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے ہی تقویٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے

حصنِ حصین کا تخیّل

پیش کیا ہے کہ سوائے تقویٰ کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقویٰ کے دروازہ کے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:-

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے

ہر ایک نیکی خواہ وہ قول ہو یا فعل وہ تقویٰ کی جڑ سے نکلتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو سینکڑوں احکام دیئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی طرح ہوتا ہے۔ جب یہ شاخیں تقویٰ کی جڑ سے نکلیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام اقوال

دراصل قرآن کریم کی تفسیر ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ تخیل پیش کیا کہ:-

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے کہ

کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُكُلَھَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّھَا وَ یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ

یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلام پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے لیعنی وہ ایسا (کَلِمَةً طَیِّبَةً) ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے۔ جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ متقی بناتا اور تقویٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقاداتِ صحیحہ ہیں۔ یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے۔ اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے۔ اعمالِ صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے یعنی کوئی بدی والا حصہ اس میں نہیں۔ ہر شاخ جو ہے صحت مند اور نشوونما پانے والی ہے۔ اور آسمانوں تک پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ

جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو

اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہوگا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یعنی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اور روح کو ہر لحظہ ایک لذت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ لذت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل نہیں مل سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کر آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس

ہر ایک نیکی کی جڑ

یہ اتقا ہے جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا کیونکہ اس سے وہ شاخیں پھوٹ نہیں سکتیں۔ جو خدائے رحمٰن تک پہنچتی ہیں نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔

اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ:-

"حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

ہر وہ پاک اعتقاد یا عملِ صالح جو نور کے ہالہ کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ رد ہونے کے قابل ہے اور رد کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقویٰ کے نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح بھی کی ہے آپ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق

ایک چھوٹا سا اقتباس

میں نے لیا ہے جو یہاں بیان کرتا ہوں آئینہ کمالاتِ اسلام میں ہی آپ فرماتے ہیں:-

اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ۔ یعنی اے ایمان والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام و استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا) وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا۔ جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا۔ اور اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۶ و ۱۷۷)

تو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ یہ اسی حقیقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ہر وہ عمل جو تقویٰ کی جڑ سے نہیں نکلا جو تقویٰ کے قلعہ میں محفوظ نہیں جو تقویٰ کے نور کے ہالہ میں روحانی زینت نہیں رکھتا وہ رد کر دیا جاتا ہے۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا کرتا ہے اس کی ساری زندگی کو اس کے سارے افعال کو اس کے سارے اقوال کو اس کی ساری حرکات اور سکنات کو وہ نور عطا کرتا ہے جس نور سے ایسا متقی غیروں سے علیحدہ ہوتا اور ایک خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) والدہ اکرام صاحبہ راٹھ سے تحریر فرماتی ہیں کہ "عزیزہ نصیرہ پروین صاحبہ نے B.A پاس کر کے M.A میں داخلہ لیا ہے۔ اور اب M.A کا پرائیویٹ امتحان دے رہی ہے۔ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے" انہوں نے امانتِ بدر میں ۵/- روپے ادا کرائے۔

(۲) مکرم عبد الحلیم صاحب کٹک سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم تراب خان صاحب کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ تراب خان صاحب نے امانتِ بدر میں مبلغ ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔

(۳) مکرم عبد الستار صاحب سورو اڑیسہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے اپریشن کی کامیابی اور صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے انہوں نے امانتِ بدر میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار: مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

(۴) میں امسال پرائیویٹ ڈی کام کا امتحان دے رہا ہوں تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری مشکلات کو آسان کر کے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: سلطان احمد مالاباری

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء قسط دوم

اُمّتِ محمدیہ میں صرف وہی نبی آسکتا ہے

جس کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ہمارے مخالف علماء کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے خلاف عموماً آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی پیش کر کے عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے انہیں احمدیت کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ مگر مذکورہ بالا حوالجات سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ ان سے مُراد صرف اور صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی اور غیر تشریعی مستقل نبوت بند ہے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب ہے۔

البتہ ایسا نبی جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی، آپؐ کا غلام اور آپؐ کا خادم ہو اور جس کی آمد کی بشارت خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہو۔ وہ بہرحال اُمّتِ محمدیہ میں مبعوث ہو سکتا ہے۔ اور اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ ہی حدیث لا نبی بعدی کے مخالف!

اس لحاظ سے جب ہم قرآن و حدیث کا جائزہ لیتے ہیں کہ آخر خاتم النبیین کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت کیوں پیش آئی خواہ وہ غیر مستقل اور اُمتی ہی کیوں نہ ہو، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان آیت ۳۱ میں فرمایا ہے کہ :-

"وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا"

یعنی اُمّتِ محمدیہ پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب رسولؐ یہ شکوہ کرے گا کہ اے میرے ربّ! میری قوم نے تو اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔ یعنی مسلمان احکام قرآن سے غافل ہو جائیں گے۔ اور وہ مکمل ضابطہ حیات جو اُن کی مذہبی اخلاقی، سماجی اور سیاسی ہر قسم کی ترقیات کا ضامن اور انہیں بام عروج تک پہنچانے والا تھا، اس کو پس پُشت ڈال دیں گے تو اس کے نتیجہ میں انہیں ہر قسم کی ذلّت کا سامنا کرنا ہوگا۔ احادیث نبویہ میں مسلمانوں کے بگڑ جانے اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کر لینے کے بارے میں متعدد امور بطور پیشگوئی کے چودہ سو سال قبل بیان ہو چکے ہیں، جن سے کوئی مسلمان یہ باور نہیں کر سکتا کہ ... مثلاً واد بار اور تنزل کا دور۔

ایک روایت: عن لبید قال
(ذکر) النبی صلی اللہ علیہ وسلم
شیئاً فقال ذالک عند اوان
ذھاب العلم قلت یا

رسول اللہ۔ کیف یذھب العلم و نحن نقرء القراٰن و نقرئہ ابنائنا و یقرئہ ابنائنا ابنائھم الی یوم القیامۃ۔ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھٰذہ الیھود والنصاریٰ یقرؤن التوراۃ والانجیل لا یعملون بشیءٍ مما فیھما۔"

(احمد)

زیاد بن لبید سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی فرمایا کہ یہ علم کے اٹھ جانے کے وقت ہوگی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علم کس طرح جا سکتا ہے جب کہ ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور ہماری اولاد آگے اپنی اولاد کو تاقیامت پڑھاتی چلی جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زیاد تیری ماں تجھے کھوئے میں تو تجھے شہر کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہود اور نصاریٰ توریت اور انجیل نہیں پڑھتے؟ یقیناً پڑھتے ہیں۔ لیکن وہ ان میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔

(ب) اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

"لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ حتیٰ لو دخلوا جحر ضب تبعتموھم۔ قیل یا رسول اللہ الیھود والنصاریٰ؟ قال فمن؟" (بخاری)

یقیناً اے مسلمانو! تم پہلے لوگوں کی پیروی کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ کسی قدم بقدم چلو گے۔ ... سوراخ میں داخل ہوئے اور ان کے ... تو سخت تاریک اور گندہ ہوتا ہے) تو تم بھی اُن کی پیروی کرو گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا پہلی قوموں سے آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون؟

(ج) نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لیاتین علیٰ امتی ما اتیٰ علیٰ بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل ...... وان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین و سبعین ملۃ و تفترق امتی علیٰ ثلٰث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیہ و اصحابی۔" (الترمذی)

یعنی ضرور ضرور میری اُمّت پر وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے۔ اسی طرح جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کی ہم شکل ہوتی ہے ...... نیز بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے۔ اور میری اُمّت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ ان میں سے سب آگ میں جائیں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا وہی جس طریق پر کہ میں اور میرے صحابہؓ ہیں۔

(د) ایک اور حدیث میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واضح طور پر فرماتے ہیں :-

"یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القراٰن الا رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ علماؤھم شر من تحت ادیم السماء۔ من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔"

(مشکوٰۃ کتاب العلم)

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ... لیکن ہدایت ... اسلام کا صرف نام اور قرآن کی ... ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان علماء میں سے فتنہ نکلے گا۔ اور ان میں ہی پھر لوٹ آئے گا۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ساری پیشگوئیاں ہمارے اس زمانہ میں لفظ بہ لفظ پوری ہو چکی ہیں۔ جس کا اعتراف خود مسلمانوں کے اکابر علماء نے کیا ہے۔ اس سلسلہ میں بے شمار حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں صرف نمونۃً چند ایک حوالے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(۱) مفتی مصر الشیخ محمد عبدہ کہتے ہیں :-

"ان الجاھلیۃ الیوم اشد من الجاھلیۃ والضالین فی زمن النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(تفسیر المنار جلد ۲ صفحہ ۲۷)

یعنی موجودہ زمانہ کی جاہلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی جاہلیت اور گمراہی سے بھی سخت ہے۔

(۲) مصر کا مذہبی رہبر اور مشہور اخبار نویس دکتور محمد حسین ہیکل "مدیر" السیاسۃ" لکھتا ہے :-

"ولقد تراکم ھٰذا الجھل علی مر القرون وقامت لہ فی نفوس الاجیال تماثیل و اوثان عجاج تحتاج الی قوۃ روحیۃ کبری کقوۃ الاسلام اول ظھورہ۔"

(کتاب حیاۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ ... ہجری صفحہ ۱۲)

یعنی صدیوں سے یہ جہالت تدریجاً راسخ ہو رہی ہے۔ اور اس کے باعث بعد کی نسلوں کے دلوں میں ایسے بُت اور معبود بن چکے ہیں کہ جن کے توڑنے کے لئے اسی طرح کی زبردست روحانی قوت درکار ہے۔ جیسی کہ اسلام کے پہلے ظہور کے وقت ظاہر ہوئی تھی۔

(۳) مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے ۱۸۷۹ء میں اپنی مشہور مسدّس میں یوں اظہار خیال کیا کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

(۴) ڈاکٹر علامہ اقبال نے کہا کہ ؎

شور ہے، ہو گئے دُنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سیّد بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

(۵) اسی طرح مولانا دریا بادی کا یہ تحریر فرمانا بالکل مسلم ہے کہ "یہ ساری چیزیں ہیں لیکن اس سے نجات دلانا کس کے بس کی بات ہے کایا پلٹ کے لئے تو پیغمبرانہ عزم و عزیمت کی ضرورت ہے۔"

(صدق جدید - ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

اسی طرح یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ آج مسلمانوں میں یہود و نصاریٰ کی طرح بہت سے فرقے پیدا ہو چکے ہیں۔ اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ ہر فرقے نے دوسرے فرقہ کو ہزاروں بار کافر و مرتد کے خطاب سے نوازا ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء کے مخالف احمدیت فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں جب کفر کے وہ مطبوعہ فتوے پیش ہوئے جو مسلمان فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف دیئے ہیں تو فاضل ججوں نے ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا :-

"شیعوں کے نزدیک تمام سُنی کافر ہیں۔ اور اہلِ قرآن یعنی وہ لوگ جو حدیث کو معتبر نہیں سمجھتے اور واجب التعمیل نہیں مانتے متفقہ طور پر کافر ہیں۔ اور یہی حال آزاد مفکرین کا ہے۔ اس تمام بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ شیعہ۔ سُنی۔ دیوبندی اہلِ حدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی

بھی مسلم نہیں۔" (رپورٹ اُردو ترجمہ صفحہ ۲۲۶)

یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ گزشتہ سال پاکستان میں جو مخالفِ احمدیت فسادات ہوئے اور پھر پاکستان کی قومی اسمبلی نے سراسر ظلم و زیادتی سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کس وضاحت سے پوری ہوئی کہ یہ تمام ایکدوسرے کو کافر قرار دینے والے فرقے اکٹھے ہو کر کلھم فی النّار کا مصداق بن گئے۔ اور دوسری طرف جماعتِ احمدیہ اَلْمِلَّةً واحدۃً کا مصداق ثابت ہوئی۔

پس ایسے ہی پُر آشوب و پُر فتن اور دہریت و یاسیت کے زمانہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اُمتِ محمدیہ کی اصلاح اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک ایسے کامل شخص کا آنا ضروری تھا جو اپنے اندر اوصافِ نبوت رکھتا ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلعم نے یہ کہہ کر اُمتِ محمدیہ کی ڈھارس بندھائی تھی کہ :-

"کیف أنتم اذا نزل ابنُ مریم فیکم و امامکم منکم۔"

(صحیح بخاری جلد ۲ باب نزول عیسٰی ابن مریم)

اور صحیح مسلم جلد اوّل صفحہ ۸۷ میں بھی یہی حدیث بیان ہوئی ہے وہاں صرف آخر میں اماٰمکم منکم کی بجائے فأمّکم منکم کے الفاظ آتے ہیں۔ یعنی رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانو! تم کیسے ہوگے جب ابنِ مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔

اسی طرح خدا تعالےٰ نے سورۂ جمعہ میں فرمایا ہے کہ :-

"هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا .... وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔"

یعنی خدا نے عربوں میں اپنا ایک رسول بھیجا ہے .... اور وہ ایک بعد میں آنے والی قوم میں بھی جو اُنہی کے ساتھ کی ہے اس رسول کو (ایک ظل اور بروز کے ذریعہ) دوبارہ ظاہر فرمائیگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے اور آپؐ کے فرمان لَا نبیَّ بعدی کے باوجود اسلام کے صدرِ اوّل ہی سے مسلمانوں کا یہ عقیدہ چلا آرہا ہے۔ کہ اُمتِ محمدیہ میں ایک ایسا نبی آنے والا ہے جس کی بشارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر دُرِّ منثور جلد پنجم صفحہ ۲۰۴ میں یہ روایت درج کی ہے کہ :-

"عن الشّعبی قالَ قالَ رجلٌ عند المغیرۃ ابن شعبۃ صلی اللّٰہ علیٰ محمّدٍ لَا نبیَّ بعدہٗ فقال المغیرۃ حسبُکَ اذا قلتَ خاتم النّبیّین فانّا کنّا نحدّثُ انّ عیسٰی خارجٌ۔ فان خرج فقد کان قبلہٗ وبعدہٗ۔"

یعنی شعبی جو کبار تابعین میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہؓ کے پاس ایک شخص نے کہا "جناب محمدؐ پر اللہ تعالےٰ کا درود ہو آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں" تو حضرت مغیرہؓ فرمانے لگے۔ "تجھے خاتم النبیین کہنا کافی ہے لا نبیَّ بعدہٗ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم آنحضرت صلعم کے عہدِ مبارک میں کہا کرتے تھے کہ حضرت ابنِ مریم مبعوث ہونے والے ہیں۔ جب وہ مبعوث ہوں گے تو آنحضرت صلعم کے بعد وہ نبی ہوں گے۔

تو معلوم ہوا کہ آخری زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام، اُمتِ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آنے والے تھے۔ اور وہ نبی ہونے کی حیثیت ہی میں آنے والے تھے۔ جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح مسلم کے باب ذکر الدجّال میں آنے والے مسیح کو ایک ہی مقام پر بار بار نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

"وَیُحصر نبیّ اللّٰہ عیسٰی وَ اصحابہ ...... فیرغب نبیّ اللّٰہ عیسٰی و اصحابہ .... ثمّ یھبط نبیّ اللّٰہ عیسٰی وَ اصحابہ .... فیرغب نبی اللّٰہ عیسٰی و اصحابہ۔"

یعنی جب مسیح موعود یا جوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے ...... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ خدا کے حضور دُعا اور تضرّع کے ساتھ رجوع کریں گے ...... اور اس دُعا کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ مشکلات کے محصور سے نجات پاکر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے۔ لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی ...... اور پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دُعا کرتے ہوئے جھکیں گے۔

اسی لئے امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں :-

"مَنْ قالَ بسلبِ نبوّتہٖ کفرَ حقّاً۔" (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

کہ جو شخص یہ کہے کہ عیسٰی علیہ السلام بعد نزول نبی نہیں ہوں گے وہ پکا کافر ہے۔

پھر لکھا ہے کہ :-

"فھو وان کان خلیفۃً فی الامّۃ المحمّدیّۃ فھو رسولٌ و نبیٌّ کریمٌ علیٰ حالہٖ" (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶)

باوجود اس بات کے کہ وہ اُمتِ محمدیہ کے ایک خلیفہ ہوں گے پھر بھی بدستور رسول اور نبی ہوں گے۔

اور اسی امر کا اعتراف مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی یوں کیا ہے کہ :-

"...... آخری زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو وہ بھی اپنی جگہ نبوت پر برقرار ہونے کے باوجود شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے۔"

(شہاب یکم مارچ ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۶ بحوالہ الفضل ۵/۶۴ ۱۰)

اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جو ختمِ نبوت کی بناء پر جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں وہ بھی کہتے ہیں :-

"اکثر لوگ اقامتِ دین کی تحریک کے لئے کسی ایسے مردِ کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو اُن میں سے ایک ایک شخص کے تصورِ کمال کا مجسمہ ہو۔ اور جس کے سارے پہلو قوی ہی قوی ہوں۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختمِ نبوّت کا اقرار کرتے ہیں اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اُس کی زبان گدّی سے کھینچنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر اندر سے اُن کے دل ایک نبی مانگتے ہیں۔ اور نبی سے کم پر راضی نہیں۔"

(ترجمان القرآن بابت دسمبر و جنوری ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۰۶ ، ۴۰۷)

(باقی آئندہ)

ٹرینیڈاڈ (جزائر غرب الہند) میں جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

صَرف کرنے کی ضرورت ہے اُن کی اہمیت پر زور دیا۔ اور اراکین مجلس کو غور و فکر کی دعوت دی۔ خاکسار کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اظہارِ خیال فرمایا۔ آپ نے سورینام مشن کے وفد کی طرف سے منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس انتہائی ضروری امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہم تو لاشئے محض ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے تمام کاموں کا مدار خدا کی رضا کی طلب اور اُس کے حضور استمداد پر رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کام لے اور اُس کا اہل بنائے اور ہم اس کی پسندیدہ قوم شمار ہوں۔ آمین۔ اس کے بعد صاحبِ صدر نے مجلس کے سامنے ایجنڈا پیش کیا۔ اور باری باری مختلف موضوعات پر مشورہ کا آغاز ہوا۔ زیرِ بحث آنے والے مسائل میں جزائر غرب الہند میں باربیڈوس، گرنیڈا اور جمیکا کے ممالک میں نئے مشنوں کا قیام۔ مبلغین کلاس کا اجراء۔ جارج ٹاؤن میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا منصوبہ۔ کونسل کے عہدیداران کا انتخاب۔ آئندہ سال کونسل کے اجلاس کے لئے ملک اور وقت کا تعیین۔ اسلامی لٹریچر کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اور تقسیم کے مسائل شامل تھے چنانچہ کافی غور و خوض کے بعد سفارشات مرتب کی گئیں جو بعد ازاں معین شکل میں مرکز کی منظوری کے لئے بھجوائی جائیں گی۔ کونسل کا اجلاس رات دس بجے اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ اجتماعی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اجلاس میں کل پچیس (۲۵) نمائندگان نے شرکت کی۔

۲۸ دسمبر
جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

اگلے روز مورخہ ۲۸ دسمبر بروز اتوار جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ اس کے لئے خدام الاحمدیہ کے ممبران نے کافی عرصہ قبل تیاری شروع کردی تھی۔ چنانچہ مسجد "النّاصر" کو نئے سرے سے رنگ و روغن کیا گیا اور مسجد کے صحن میں ایک وسیع اور مضبوط ٹین کی چادروں کا شیڈ جلسہ گاہ کے طور پر تیار کیا گیا۔ جہاں جملہ سامعین کے لئے کرسیوں پر بیٹھنے کا انتظام تھا۔ خدام ہی نے لوائے احمدیت تیار کر کے ایک بلند پول پر لہرایا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔ جلسہ کا پروگرام کافی عرصہ قبل مقامی جماعت کی طرف سے بڑی نفاست سے طبع کروا کر تقسیم کیا جا چکا تھا۔ اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ بھی کافی تحریک کی گئی تھی۔ اس لئے سامعین جن میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت بھی شامل تھے جوق در جوق جلسہ گاہ میں آنے شروع ہوئے۔ پہلا اجلاس ۱۱ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل نے کی۔ بعدہٗ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد مکرم مولانا حنیف یعقوب صاحب مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کی طرف سے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور مُلکی اور غیر مُلکی سامعین کو تہ دل سے خوش آمدید کہا۔ آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ دُنیا میں خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے اور اسلام کی حسین تعلیم کو از سرِ نو اپنی اصل روح کے ساتھ رائج کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اور ہمارا جلسہ سالانہ اس بلند مقصد کے حصول کے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

استقبالیہ ایڈریس کے بعد سکرٹری جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ مکرم حسین محمد صاحب نے مشن کی سالانہ رپورٹ اور جلسہ کے سامنے آنے

ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے جن میں سرفہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور برقی پیغام تھا۔ حضور نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو بابرکت فرمائے۔ ان ایام کو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو تقویٰ کے راستے پر گامزن فرمائے۔ اور ہمیشہ اس کی خوشنودی آپ سب کے شامل حال رہے۔"

(حضرت) مرزا ناصر احمد (صاحب)
خلیفۃ المسیح الثالث

محترم وکیل التبشیر صاحب نے اپنے پیغام میں فرمایا:

"ہم سب آپ کے جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو آپ کے علاقے میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ذریعہ بنائے .... براہِ کرم ہم سب کی طرف سے اپنے احباب جماعت کو ہدیۂ تبریک پیش کر دیں۔"

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کی سالانہ رپورٹ اور پیغامات سُنائے جانے کے بعد اجلاس دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست کیا گیا۔ تین صد احباب کے لئے کھانے کا انتظام مسجد سے ملحقہ سکریٹری صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا جسے رضاکارانہ طور پر کھانا پکانے کے ماہر احمدی دوستوں نے خود تیار کیا۔ اور بڑی محبت اور خلوص سے سب حاضرین جلسہ کو کھلایا۔ اس وقت دل حمد کے جذبات سے لبریز تھا کہ یہ وہ وقت تھا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خوراک دسترخوان کے نیچے کچھ ٹکڑے تھے مگر آج خدا تعالیٰ نے اُس برگزیدہ انسان کے لنگر کی شاخوں کو تمام دُنیا میں پھیلا دیا ہے اور اُن ٹکڑوں کی جگہ اس لنگر سے اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں آپؑ کے ہاتھ پر احیائے اسلام کی خاطر جمع ہونے والے خدام کو مل رہی ہیں۔ اللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمّدٍ وَّ آلِ محمّد۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس ایک بجکر بیس منٹ پر زیر صدارت مکرم حامل شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ شروع ہوا تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ بعدہٗ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سورینام نے "نظام خلافت کی اہمیت و برکات اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں مسئلہ خلافت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ وہ نعمت جو مسلمانوں سے ایک لمبے عرصہ کے لئے چھن گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق پھر جماعت احمدیہ میں قائم فرمائی ہے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اکنافِ عالم میں اپنے دین قویم کو قائم کرتا چلا جا رہا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس "حبل اللہ" کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور خلیفہ وقت کے ارشادات و فرمودات کی پوری پوری اطاعت کریں۔ ذمہ داریوں کے ضمن میں آپ نے پنجگانہ نمازوں پر دوام اور التزام نیز انفاق فی سبیل اللہ کی طرف جماعت کی خصوصی توجہ مبذول کرائی۔ نیز موجودہ زمانہ کی سماجی بُرائیوں کی حرمت وشناعت کو واضح کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ بچے رہنے کی پُرزور تاکید فرمائی۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی جس کا عنوان تھا "ہمارے زمانہ کا عظیم رُوحانی انقلاب"۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں احمدیت کے ذریعہ دُنیائے اسلام میں پیدا ہونے والے عظیم رُوحانی انقلاب پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پسِ منظر بیان کرتے ہوئے خاکسار نے اسلام پر اُس مصیبت اور تاریکی کے زمانہ کا ذکر کیا جب کہ عیسائی اور دیگر مشرک اقوام اسلام کو ایک تر نوالہ سمجھ بیٹھے تھے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی دفاعِ اسلام کی کامیاب اور عظیم جدوجہد کے نتیجہ میں غیر مذاہب کی پسپائی کا ذکر کیا کہ کس طرح وقت خزاں رخصت ہُوا اور چمنستان اسلام میں بادِ نسیم چلنے لگی۔ اور ایک پاکیزہ رُوحانی جماعت کا قیام جو اپنا تن مَن دھن غلبۂ اسلام کیلئے نچھاور کر رہی ہے اس رُوحانی انقلاب کا ایک دلکش عملی پہلو ہے۔ اور علاوہ ازیں یورپ، امریکہ، افریقہ، ایشیا اور جزائر میں تبلیغ اسلام کی منظم جدوجہد اور پسماندہ اقوام کی تعلیمی، طبی اور رفاہی میدان میں بے لوث خدمت اور اسلامی و قرآنی علوم کی اشاعت اس روحانی انقلاب کا ایک دوسرا تابناک پہلو ہے جسے تمام دنیا کے اہل بصیرت نہ صرف محسوس کر رہے ہیں بلکہ خراجِ عقیدت بھی پیش کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں حوالہ جات پیش کئے۔ تقریر کے آخر میں خاکسار نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ پر روشنی ڈالی۔ اور غلبۂ اسلام کی آئندہ صدی کے استقبال کے لئے بھرپور تیاریوں کی اپیل کی۔

تیسری اور آخری تقریر مکرم مولوی محمد حنیف یعقوب صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ کی تھی۔ جس کا عنوان تھا "حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور تعلیمات" آپ نے اپنی مبسوط تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور دعویٰ کو بڑے مؤثر رنگ میں پیش کیا اور بیّن دلائل سے ثابت کیا کہ آپؑ ہی وہ موعود شخصیت اور برگزیدہ ہستی ہیں جس کے لئے سارا عالم چودھویں صدی کے سر پر مجسم انتظار بنا ہُوا تھا آپ کی بعثت سے خدا کی ہستی کا زندہ و تابندہ ثبوت اس زمانہ میں قائم ہُوا۔ اور اسلام کی حقانیت روشن نشانوں اور زندہ معجزات کے ساتھ مبرہن ہو کر سامنے آ گئی۔ آپؑ کی تعلیم کا جوہر یہی ہے کہ خدا پر زندہ یقین پیدا کیا جائے اور دُعا کے ذریعہ اس سے رشتۂ عبودیت استوار کیا جائے۔ اور تقویٰ کے راستے پر قدم مارا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ امتیاز جماعت احمدیہ میں قائم فرمایا ہے۔ آپ کی مدلّل اور پُرجوش تقریر کے بعد ۴½ بجے شام یہ بابرکت روحانی اجتماع اختتامی دُعا کے ساتھ برخاست ہُوا الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ اور احباب جماعت ایک دوسرے کو جلسہ کی کامیابی کی مبارکباد دیتے ہوئے اپنے اپنے مقامات کے لئے روانہ ہوئے۔

پریس اور ریڈیو میں جلسہ کا تذکرہ

ریڈیو ٹرینیڈاڈ نے جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل دو مرتبہ خبر نشر کی۔ "گیانا کرانیکل" روزانہ اخبار نے ہمارے وفد کی ٹرینیڈاڈ روانگی اور وہاں کانفرنس کے انعقاد کی مفصّل خبر ۲۳ دسمبر کے شمارے میں شائع کی اور واپسی پر بھی مورخہ ۶ جنوری کے ایشوع میں اراکین وفد کے فوٹو کے ساتھ کانفرنس کے کامیاب انعقاد کی مفصل خبر شائع کی۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اگلے روز تینوں مبلغین پورٹ آف سپین دارالحکومت ٹرینیڈاڈ میں گئے اور دو معروف اخبارات کو پریس ریلیز جاری کیا۔ اخبار والوں نے فوٹو بھی لئے اور خبر قریبی اشاعت میں شائع کرنے کا وعدہ کیا۔ اخبار ایکسپریس کے ایڈیٹوریل سٹاف کے ایک ممبر نے ۲۰ منٹ تک جماعت کے نصب العین۔ پروگرام اور موجودہ وسعت کے بارہ میں ہمارا انٹرویو لیا۔ وفد کی طرف سے خاکسار نے جملہ سوالات کے جواب دیئے اور ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔

وفود کے اعزاز میں استقبالیہ تقاریب

جلسہ کے بعد مختلف جماعتوں کی طرف سے اپنے ہاں بیرونی وفود کے اعزاز میں استقبالیہ تقریبات کا سلسلہ شروع ہُوا۔ جو ۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء سے ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء تک جاری رہا۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ Caratal ۔ Diego Martin ۔ Port of Spain ۔ Shaguanas Mc Bean اور upper Carapichaima نے علی الترتیب یہ تقاریب منعقد کیں اور پُرخلوص مہمان نوازی اور برادرانہ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

ٹرینیڈاڈ کے قدرتی مناظر کی سیر

یہ جزیرہ جو جنوبی امریکہ کے ملک وینزویلا سے صرف سات میل دُور بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔ اپنے قدرتی حسن کے لحاظ سے دستِ قدرت کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ اگرچہ جزیرے کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے دَورہ کے دوران بھی ہمیں قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا۔ تاہم اس مقصد کے لئے خصوصی پروگرام بھی بنایا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ دسمبر کو بعد دوپہر جزیرہ کے انتہائی جنوب میں واقع Pitch Lake (تارکول جھیل) دیکھنے گئے۔ جو سینکڑوں ایکڑ رقبہ میں واقع ہے۔ یہ جھیل عجائبات قدرت میں سے ایک نادر عجوبہ ہے جو دُنیا میں صرف دو ملکوں میں پائی جاتی ہے ایک جھیل وینزویلا میں اور دوسری ٹرینیڈاڈ میں ہے۔ قدرت کے اس انمول خزانے کی وجہ سے سارے جزیرے میں عمدہ سڑکوں کا جال بچھا ہُوا ہے۔

۳۱ دسمبر کو ہم ٹرینیڈاڈ کے خوبصورت ترین ساحل سمندر خلیج مراکس (Maracas Bay) کی سیر کے لئے گئے۔ انتہائی سرسبز و شاداب پہاڑوں کے دامن میں نہایت خوبصورت۔ پارک سے مزین یہ ساحل سمندر عجیب دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ سمندر کی سرکش موجیں ساحل پر پہنچ کر دم توڑ دیتی ہیں۔ یہاں ہم سب نہانے سے لطف اندوز ہوئے۔ اور شام کو ایک طویل کوہستانی سفر طے کرکے واپس مشن ہاؤس پہنچے

دَورہ ٹوبیگو (Tobago)

ٹوبیگو کا جزیرہ ٹرینیڈاڈ کی سلطنت میں شامل ہے۔ جو جانب شمال مشرق ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کی آبادی ۵۵ ہزار ہے لمبائی ۳۰ میل اور چوڑائی دس میل ہے۔ اپنی قدرتی خوبصورتی کے باعث سیاحوں کا مرکز ہے ٹرینیڈاڈ میں آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس جزیرے کا تبلیغی سروے مدّنظر رکھتے ہوئے سیر کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ یکم جنوری ۱۹۷۶ء کا تاریخی دن سات احمدیوں کے وفد نے ٹوبیگو میں گزارا۔ ہمارے دورہ ٹوبیگو کی خبر اُسی روز ریڈیو ٹرینیڈاڈ پر نشر ہوئی۔ کہ دو احمدی مبلغین وفد کے ہمراہ ٹوبیگو کے دَورہ پر روانہ ہوئے ہیں۔ سیر و سیاحت کے دوران متعدد عیسائیوں سے تبلیغی بات چیت کرنے اور بذریعہ لٹریچر پیغامِ حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اور آئندہ کے لئے اس جزیرہ کو بھی ٹرینیڈاڈ کی تبلیغی مساعی کے ضمن میں شامل کیا گیا۔ کہ وقفے وقفے سے یہاں بھی تبلیغی دَورے کئے جاتے رہیں۔ شام ۵ بجے بذریعہ ہوائی جہاز ہم واپس ٹرینیڈاڈ پہنچ گئے۔

گیانا کے وفد کی واپسی

ایک ہفتہ کے کامیاب دَورہ کے بعد جماعت احمدیہ گیانا کا وفد خاکسار کے ہمراہ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۷۶ء کو بخیریت واپس گیانا پہنچ گیا۔ الحمدللہ۔

آخر میں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس دُور دراز خطۂ ارض میں اسلام کا بول بالا کرے اور سلسلہ کی ترقی اور مضبوطی کے جملہ پروگراموں میں خارق عادت برکت ڈالے اور ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

منقولات

جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق چند تاثرات!

ہفت روزہ "لاہور" لاہور کی ۱۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی اشاعت صفحہ پر راہ گیر کے کالموں میں "جہاں میں ہوں" عنوان کے تحت بعض حقیقت افروز شذرات دیئے گئے ہیں جو قارئین بدر کی دلچسپی کے لئے ذیل میں من وعن شائع کئے جا رہے ہیں — ایڈیٹر

۲۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء تک اس حقیر پر تقصیر راہ گیر کے ذہن میں "کھلے شہر" کی تعریف صرف یہیں تک محدود تھی کہ کسی ایسے شہر پر "کھلے شہر" کے لفظ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

۱۔ جس میں کوئی سینما۔ شراب خانہ۔ ناچ گھر۔ قمار بازی کا کوئی اڈہ یا تہذیبی تماش بینی کا کوئی کلب نہ ہو۔

۲۔ جہاں کے شہری اپنے جھگڑے۔ جھمیلے باہم افہام و تفہیم سے اسلامی احکام کے تحت نمٹا لیتے ہوں۔

۳۔ جہاں صبح و شام قال اللہ اور قال الرسول کا ورد رہتا ہو

۴۔ جہاں نمازوں کے اوقات میں بازار بند ہو جاتے اور دوکاندار و گاہک دونوں عبادت کیلئے مسجدوں میں پہنچ جاتے ہوں۔

۵۔ جہاں دُکھ درد میں شمولیت اور باہم مہر و محبت جزوِ ایمان سمجھے جاتے ہوں۔ اور

۶۔ جہاں پولیس ایک وافر شعبے کی حیثیت رکھتی ہو۔

لیکن پچھلے دنوں جب اُس نے اپنی دیکھنے والی آنکھوں سے (حالانکہ بن کھنا قرار دیئے گئے) ربوہ کے شہر میں ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی سرکردگی میں پولیس کے بعض ملازموں کو شہر کے مختلف محلوں میں ساکنان ربوہ کے مکانوں کی دیواروں پر لکھے ہوئے "خاتم الانبیاء زندہ باد" اور "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" قسم کے نعرے اور پیش خبریاں مٹاتے دیکھا اور جلسہ میں شرکت کے لئے دور دراز مقامات اور بیرونی ملکوں سے آنے والے مہمانوں کو "مرحبا" اور "خوش آمدید" کہنے کے لئے نصب کردہ خیر مقدمی دروازے اُکھڑواتے دیکھا۔ تو "کھلے شہر" کی تعریف میں کچھ اور اضافے بھی ہوئے۔ مثلاً یہی کہ ایسا شہر

۱۔ جہاں مہمانوں کو "اھلاً و سھلاً و مرحباً" کہنا بھی ممنوع ہو اور محبت اور وفائے اسلامی کا یہ اظہار بھی مقامی انتظامیہ کی اجازت ہی سے ہو سکتا ہو۔

۲۔ جہاں مکانوں کی دیواروں پر گھٹیا اور تکمیل بکروں یا آتشک و سوزاک کے اشتہار تو لکھے جا سکیں۔ لیکن احکاماتِ خداوندی اور ارشاداتِ نبوی نہ لکھے جا سکیں اور

۳۔ جہاں دیواروں پر کسی تھوڑی نفری والی کلمہ گو جماعت کے خلاف غلیظ ترین ننگی منگی گالیاں تک لکھنے کی اجازت ہو۔

کیونکہ پاکستان کا وہ "مسلمان" جس نے اپنے اسلام کی سند قومی اسمبلی سے لی ہے۔ صبح و شام بار بار آتے جاتے ایسے نیک کلمات و احکامات دیکھ کر بھی مشتعل ہو جاتا ہے۔ بلکہ آجکل تو متعلقہ شہر سے دس بیس میل دُور بیٹھا بھی اس تصور سے بھڑک اُٹھتا ہے کہ اُس کی فلاں دیوار پر نیکی اور بھلائی کی فلاں بات لکھی ہوئی ہے

اشتعال کی پیش بندی

اور چونکہ کسی کے اس طرح بلا وجہ مشتعل ہو جانے سے "قابلِ دست اندازیٔ پولیس ماحول" پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس نئے نئے "کھلے شہر" کی انتظامیہ نے ایسے تمام موہوم خطرات کی پیش بندی کے تمام انتظامات کرنے ضروری سمجھے ہیں۔

رات کی تاریکی میں ربوہ کی دیواروں سے یہ پاکیزہ نعرے اور الہامات و ارشادات مٹانے والی ایک ایسی ہی پارٹی کے سرخیل سے جب میں نے اس "زیادتی" کا سبب پوچھا تو یوں گفتگو ہوئی۔

سوال۔ "آپ یہ پاکیزہ نعرے کیوں مٹا رہے ہیں؟"

جواب۔ "ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کا حکم ہے۔ وہ ابھی ابھی گئے ہیں۔"

سوال۔ "آخر اس حکم کی کوئی وجہ بھی تو ہو گی"

جواب۔ "غیر احمدیوں کو اشتعال آجانے کا خطرہ ہے۔"

سوال۔ "اچھا اشتعال سے جو "خاتم الانبیاءؐ زندہ باد" کا نعرہ پڑھ کر بھی آجاتا ہے۔ ویسے یہاں بر خود غلط حساس ہیں کتنے؟"

جواب۔ "خواہ دس ہوں۔ ہمارا فرض ہے۔ اُن کے جذبات کی پاسداری کریں۔"

سوال۔ "جذبات کی پاسداری صرف ربوہ ہی میں کیوں ہے؟ چنیوٹ۔ لالیاں۔ لائلپور۔ سرگودہا۔ اسلام آباد۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ اور دوسرے شہروں میں کیوں نہیں۔ یہ تو محض نعرے اور الہامی فقرات تھے وہاں تو ننگی منگی غلیظ گالیاں تک دیواروں پر لکھی ہوئی ہیں۔ مگر کبھی کوئی ٹس سے مس نہیں ہوا۔"

جواب۔ "اس کا جواب اُن شہروں کی انتظامیہ سے طلب کیجئے۔"

سوال۔ "بات پھر یوں بنی نا۔ کہ ربوہ کے لئے آئین و تعزیراتِ پاکستان کی تشریح اور ہے۔ اور پاکستان کے دوسرے شہروں کے لئے اور؟"

جواب۔ "جناب آپ خواہ مخواہ اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ میں تو صرف ریذیڈنٹ صاحب کے حکم کی تعمیل کرا رہا ہوں۔ اور وہ کسی اور کے حکم کی۔"

ظاہر ہے۔ اس کے بعد مزید گفتگو بد مزگی کا باعث ہوتی۔ لہٰذا میں آگے نکل گیا۔ لیکن اپنی جائے قیام پر پہنچنے تک یہ تلخ احساس بار بار میرے قلب و ذہن کو کچوکے دیتا رہا کہ

"ہماری حکومت کے بھی کتنے بطن ہیں کہ ایک طرف اتنی فرض شناس اور حساس ہے کہ کسی احمدی کے مکان کے باہر "خاتم الانبیاءؐ زندہ باد" کا پاکیزہ نعرہ لکھا دیکھ کر ہی بھانپ جاتی ہے کہ یہ ایک ایسا نعرہ ہے۔ جس کے تصور ہی سے دس دس بیس بیس میل دُور بیٹھے "مسلمان" کو بھی اشتعال آسکتا ہے اور دوسری طرف سے حسی یا بے نیازی کا یہ عالم ہے کہ ہر شہر اور قصبے کی دیواروں پر احمدیوں کے خلاف غلیظ ترین عبارتیں لکھی ہونے کے علاوہ ڈیڑھ سال سے بعض شہروں کے شر پسند اب تک اُن کی مساجد پر قابض ہیں۔ اور کیا مجال جو فرض شناسی نے کبھی بھول کر بھی کوئی زندہ کروٹ لی ہو۔ کیا قانون۔ انتظامیہ۔ افسران سب کے سب جابر و ظالم کی تائید و حمایت ہی کے لئے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر عین "یوم انسانیت" پر ایبٹ آباد میں احمدیہ مشن کو آگ کیونکر لگا دی گئی؟"

دُعا اور دِل

۲۶ر دسمبر کو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک مختصر و جامع تقریر کے بعد دُعا کے ساتھ اس جماعت کے ۸۳ ویں جلسے کا افتتاح کیا۔ تقریر کے دوران میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھتے اور اُن کا ترجمہ سناتے وقت اُن کی آواز بھرا بھرا گئی۔ اس مختصر سی تقریر کی حیثیت سکینت و طمانیت کے ایک وھارے کی سی تھی۔ جس کا ایک ایک لفظ سماعت میں گھلتے ہی رُوحوں میں اُترتا جا رہا تھا۔ آپ احادیث نبویؐ پڑھتے جاتے تھے اور سامعین ساتھ ساتھ آمین کہہ رہے تھے اس درد و کرب سے کہ اُن میں سے بیشتر کی آنکھوں سے پیاری اشکوں کی لڑیاں رواں تھیں۔ جو اُن کی ڈاڑھیوں اور کپڑوں میں جذب ہو رہی تھیں۔ اس کے بعد دُعا ہوئی۔ بس یوں سمجھئے کہ پورے دس منٹ تک دِلوں اور سینوں کی "ہنڈیا" اُبلتی۔ کھولتی اور کلبلاتی رہی۔ دُعا کے بعد جماعت کے حافظ قرآن امام تشریف لے گئے تو میری دائیں طرف تشریف فرما ایک امریکن (مہمان) احمدی نے مجھ سے پیشاب کے لئے جگہ کا پتہ پوچھا۔ اور میں انہیں ساتھ لے کر مسجد اقصیٰ کے شرقی کونے کی طرف لے چلا۔ جہاں فلش کا معقول انتظام ہے۔ مسجد کے صحن کی بیرونی سیڑھیوں پر کچھ سول اور پولیس کے افسر کرسیوں پر متمکن تھے۔ مہمان بیت الخلاء میں چلے گئے۔ میں باہر ٹینٹ کے پاس کھڑا تھا۔ جس کے دوسری طرف کھڑے ہوئے ایک پولیس افسر کا یہ فقرہ میرے کانوں میں پڑا

— خان صاحب! جلسے وَلسے کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔ مگر اِن لوگوں کی دُعا نے تو میرا دل لرزا دیا ہے — یار! یہ تو اپنے رب کو یوں پکارتے ہیں جیسے وہ سامنے کھڑا ہو۔"

بہشتی اور بے ایمان

۲۷ر دسمبر کو پہلا اجلاس سننے کے بعد میں شہر کو لوٹ رہا تھا۔ کہ مجھے ریلوے پھاٹک کے پاس سڑک کے دوسری طرف اپنا ایک پرانا پولیس افسر دوست کھڑا دکھائی دیا۔ جس کے کندھوں کے "ستار" گواہی دے رہے تھے کہ وہ اب "گزیٹڈ افسر" ہو چکا ہے۔ ہماری نگاہوں نے ایک دوسرے کو ایک ہی وقت میں دیکھا۔ وہ فوراً سڑک پھلانگ کر میری طرف آگیا۔ اور آتے ہی آنکھوں کو استفہامیہ انداز میں حرکت دیتے ہوئے بولا:—

وہ۔ "بھئی آپ کہاں؟"

میں۔ "میں تو ظاہر ہے جلسہ سننے آیا ہوں۔ اور یہاں آنے کی غرض ہو بھی کیا سکتی ہے۔ مگر آپ؟"

وہ۔ (مسکراتے ہوئے) "مجھ "مومن" کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے "کافروں" کی اس بستی میں:"

میں۔ "پھر کافر و مومن کا کوئی فرق بھی سمجھ میں آیا جناب کو؟"

وہ۔ "ہاں آیا اور خوب آیا۔"

میں۔ "کس طرح؟"

وہ۔ ایک دفعہ ایک بوڑھا چور مرگیا تو بساطِ تعزیت پر اُس کے پوتے نے اس کا ایک کارنامہ یوں بیان کرنا شروع کیا:—

"اوے کرمی۔ ایک ویراں بابا بہشتی
ہوگیا کسے داجھگا پھنّی تے اوہ
بے ایمان" اندر نماز پئی کھلاسی"

اور میں خوب سمجھا۔ کہ اس دَور میں چور۔ اُچکے شرابی۔ جواری۔ زانی۔ لُچے۔ لفنگے۔ سمگلر۔ بددیانت بلیک مارکیٹر اور انسانیت دشمن تو سب کے سب سچے مسلمان۔ بہشتی اور جنتی ہیں۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے اُسے یاد رکھنے والے اور اُس کی نمازیں پڑھنے والے بے ایمان اور کافر!"

دو "اوپن" سکالرشپ

۲۷ر دسمبر ۱۹۷۵ء کے دوسرے اجلاس میں تو جماعت کے نیک دل اور اسلام پرست امام کی زبان سے یہ اعلان سُن کر میں چکرا کر رہ گیا کہ بیرونِ پاکستان کی احمدی جماعتوں نے ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی اور اعلیٰ سائنسی تعلیم کے لئے اپنے امام کی خدمت میں ساٹھ ساٹھ پونڈ کے جو پانچ وظیفے پیش کئے ہیں۔ اُن میں سے برطانیہ اور امریکہ کی جماعتوں کے دونوں وظیفے "اوپن میرٹ" (OPEN MERIT) پر ہوں گے۔ اور انہیں ہر مسلم فرقے کا ذہین طالب علم حاصل کر سکے گا۔ خواہ وہ عقیدتاً سُنی ہو۔ شیعہ ہو۔ احمدی ہو اہلحدیث ہو۔ دیوبندی ہو یا بریلوی!

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۸۱۱۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ ڈاکٹر حبیب علیخان صاحب قوم احمدی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع حیدر آباد۔ صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۰-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اور منقولہ جائیداد بھی کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد صرف میرا حق مہر پندرہ سو روپیہ (۱۵۰۰/-) ہے۔ جو مجھے میرے شوہر سے وصول ہو چکا ہے۔ میں اپنے مہر کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ سعیدہ بیگم۔ گواہ شد۔ سید غوث ولد مکرم سید محبوب صاحب یاقوت پورہ حیدر آباد۔ گواہ شد۔ سیٹھ رشید احمد ولد مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب حیدر آباد۔

وصیت نمبر ۱۷۱۶۱۔ میں عبدالکریم ملکانہ ولد مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم۔ قوم ملکانہ۔ پیشہ مزدوری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۰-۷۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں اسوقت صرف اوزار وغیرہ قریباً ۷۵/- روپیہ کے ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا اس وقت مستقل طور پر کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے مزدوری سے ماہوار قریباً ۱۵۰/- روپیہ کم و بیش آمد ہو جاتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میرے ترکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ عبدالکریم ملکانہ۔ گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد۔ گواہ شد۔ علی محمد حداد۔

وصیت نمبر ۱۷۱۷۲۔ میں نصیر احمد طاہر ولد مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی۔ قوم پنجوا جٹ۔ پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۱-۶-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ میں طالب علم ہوں اس وقت ماہوار آمد بھی کوئی نہیں، بعد تکمیل تعلیم یا دوران تعلیم اگر میری کوئی آمد شروع ہو جائے تو اسکی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتا ہے۔

العبد۔ نصیر احمد طاہر۔ گواہ شد۔ بدرالدین مہتاب (کارکن ہفت روزہ بدر قادیان) گواہ شد۔ عبد القدیر درویش واقف زندگی محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۷۱۷۳۔ میں امۃ الباسط بنت مکرم چودھری عبدالقدیر صاحب۔ قوم جٹ چٹھہ۔ پیشہ طالبعلمی۔ عمر انیس سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ زیور صرف کانوں کی طلائی بالیاں ہیں جنکی قیمت اسوقت دو سو روپے ہے۔ اسوقت مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ماہوار پانچ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور ماہوار آمد کا ۱/۱۰ آئندہ ادا کرتی رہونگی۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ۔ امۃ الباسط بنت چودھری عبدالقدیر واقف زندگی۔ گواہ شد۔ فیض احمد گجراتی درویش۔ گواہ شد۔ عبدالقدیر والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۷۱۷۴۔ میں امۃ الرشید بنت مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب۔ قوم جٹ چٹھہ۔ پیشہ طالب علمی عمر قریباً پندرہ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا زیور صرف دو عدد طلائی بالیاں ہیں۔ جن کی قیمت اس وقت دو سو روپے ہے۔ اس کے علاوہ مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اسکی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت کرتی ہوں اور ماہوار آمد کا ۱/۱۰ آئندہ ادا کرتی رہوں گی اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ امۃ الرشید بنت چوہدری عبدالقدیر واقف زندگی۔ گواہ شد۔ فیض احمد گجراتی۔ گواہ شد عبدالقدیر والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۷۱۷۵۔ میں محمد ولی اللہ معروف شکیل احمد ولد مکرم ڈاکٹر محمد سمیع اللہ صاحب۔ قوم شیخ۔ پیشہ متعلم۔ عمر ساڑھے بیس سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن حیدر آباد دکن۔ ڈاکخانہ حیدرگوڑہ۔ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۶-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک انگوٹھی پلاٹینم قیمت ایک ہزار روپے ایک عدد سیکو گھڑی قیمت تین صد پچاس روپے۔ اور ایک سائیکل قیمت دو صد روپے کل میزان ۱۵۵۰/- روپے۔ غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اس وقت میں طالب علم ہوں۔ اور والد کے زیر پرورش ہوں البتہ مجھے بطور جیب خرچ ماہانہ ۵۵/- روپے ملتے ہیں میری وصیت اس جیب خرچ پر بھی حاوی ہوگی اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ محمد ولی اللہ شکیل احمد حیدر آباد۔ گواہ شد۔ مرزا وسیم احمد دارالمسیح قادیان حال وارد حیدر آباد۔ گواہ شد۔ عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد۔

وصیت نمبر ۱۷۱۷۶۔ میں بشریٰ صادقہ بنت چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ۔ قوم چیمہ جٹ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۷-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں۔ البتہ میرے پاس ایک انگوٹھی طلائی وزنی قریباً تین ماشہ قیمت اندازہ ۱۲۰/- روپیہ اور ایک گھڑی جس کی قیمت یکصد روپیہ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں مذکورہ بالا ہر دو زیور و گھڑی کی مالیت کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر اور جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ۔ بشریٰ صادقہ۔ گواہ شد۔ منظور احمد چیمہ۔ گواہ شد۔ عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ۔

وصیت نمبر ۱۷۱۷۷۔ میں نصیرہ بیگم بنت مکرم شریف احمد صاحب ڈوگر۔ قوم ڈوگر جٹ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ قیمتی ۱۲۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں جو جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ۔ نصیرہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمد نعمان کارکن بہشتی مقبرہ۔ گواہ شد۔ محمد سعید انور کارکن بہشتی مقبرہ۔

نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت ۱۹۷۵ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ماہ ستمبر ۱۹۷۵ء کو لجنات بھارت کا مقرر کردہ نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا۔ اس میں ابتدائی نصف کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" (تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے۔) قادیان کی ممبرات کے لئے دوسرا پارہ باترجمہ اور بیرون لجنات کے لئے دوسرے پارے کے پہلے پانچ رکوع باترجمہ اس کے علاوہ عام دینی سوالات۔ جماعت احمدیہ کے عقائد اور بعض دعائیں نصاب میں شامل تھیں۔

قادیان کی کل ۴۱ ممبرات نے امتحان دیا اور سب کامیاب ہوئیں۔ الحمد للہ۔ بیرون لجنات کی کل ۷۵ ممبرات نے امتحان دیا جس میں سے ۷۴ ممبرات کامیاب ہوئیں۔ قادیان کی لجنہ کا قرآن مجید کا نصاب زیادہ تھا اس لئے علیحدہ پوزیشن نکالی گئی۔

قادیان — اوّل عزیزہ امۃ النصیر نیاز ۹۵/۱۰۰ دوئم عزیزہ امۃ الحفیظ ربانی ۹۴/۱۰۰ سوئم عزیزہ بشریٰ صادقہ نعیمہ ۹۱/۱۰۰

بیرون لجنات میں تیرہ لجنات کا آپس میں مقابلہ ہوا۔

اوّل محترمہ شریفہ بی صاحبہ کوڈالی ۸۵/۱۰۰۔ محترمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ یادگیر ۸۵/۱۰۰ دوئم محترمہ وی رشیدہ صاحبہ کوڈالی ۸۰/۱۰۰ سوئم محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ حیدر آباد ۷۹/۱۰۰ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ شیموگہ ۷۹/۱۰۰ محترمہ نعیمہ بیگم صاحبہ بنگال ۷۹/۱۰۰ محترمہ مریم بی بی صاحبہ بنگال ۷۹/۱۰۰

اللہ تعالیٰ سب ممبرات کو اس دینی امتحان میں کامیاب ہونا بابرکت کرے۔ اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی علوم سیکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

کامیابی حاصل کرنے والی بہنوں کی سندات اور پوزیشن لینے والی بہنوں کے انعامات جلد بھجوا دئے جائینگے۔ انشاء اللہ۔

آئندہ امتحان کی سکیم:— آئندہ امتحان لجنہ اماء اللہ کی سکیم میں کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" کا بقیہ نصف (صفحہ ۱۲۵ تا آخر) کتاب دینی معلومات (بطرز سوال وجواب) ابتدائی ۴۰ صفحات تک۔

قادیان کی لجنہ کے لئے تیسرا پارہ باترجمہ مکمل اور بیرون لجنات کے لئے دوسرے پارہ کے ۶ تا ۱۰ رکوع باترجمہ۔ دونوں کتب دفتر لجنہ مرکزیہ سے منگوائی جاسکتی ہیں۔ ہر لجنہ کی صدر اپنی لجنہ کی بہنوں کو لجنہ کے امتحان کا نصاب لکھوا دیں اور اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ بہنوں کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان

۱	عزیزہ ناصرہ بیگم ڈوگر		۷۷/۱۰۰
۲	" زیب النساء قریشی		۵۳
۳	" امۃ الباسط		۷۵
۴	" بشریٰ صادقہ نعیمہ	سوئم	۹۱
۵	" امۃ الرشید		۶۴
۶	" ناصرہ بیگم ننگلی		۷۰
۷	" امۃ النصیر		۷۰
۸	" صدیقہ قیصرہ		۶۰
۹	" امۃ المجید نصرت		۶۹
۱۰	" امۃ الرفیق بانگروی		۸۷
۱۱	" رفعت سلطانہ گھٹیالیاں		۶۵
۱۲	" فریدہ عفت		۷۱
۱۳	" امۃ النصیر نیاز	اوّل	۹۵
۱۴	" نافعہ بیگم		۷۰
۱۵	" امۃ العلیم		۶۱
۱۶	" امۃ القدوس ننگلی		۸۷
۱۷	" امۃ الرحمٰن		۶۸
۱۸	" بشریٰ صدیقہ ننگلی		۵۱
۱۹	" امۃ الحفیظ ربانی	دوئم	۹۴
۲۰	" نسیم اختر		۶۳
۲۱	" بشریٰ صادقہ		۸۰
۲۲	" رشیدہ بیگم		۴۲
۲۳	" عقیلہ عفت		۷۱
۲۴	" عصمت بیگم		۷۱
۲۵	" جمیلہ خاتون		۶۳
۲۶	" نصرت بیگم بدرلہ		۷۷
۲۷	" ظہیرہ بدرلہ		۷۲
۲۸	" فرزانہ یاسمین		۴۱
۲۹	عزیزہ بشریٰ بیگم بنت ولی محمد صاحب		۶۰/۱۰۰
۳۰	" امۃ الوحید شوکت		۷۵
۳۱	" بشریٰ بیگم بنت احمد حسین صاحب		۸۰
۳۲	" ساجدہ رحمٰن		۷۶
۳۳	" سلیمہ بیگم		۸۵
۳۴	" امۃ النصیر سلطانہ		۷۰
۳۵	" دردانہ شاہین		۳۹
۳۶	" ثریا سلطانہ		۷۹
۳۷	" نسیم اختر کالا افغاناں		۵۸
۳۸	" امۃ الرشید نرگس		۷۵
۳۹	" سکینہ سلطانہ		۵۰
۴۰	" امۃ الکریم		۶۱
۴۱	" آصفہ بیگم		۶۳

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

۱	محترمہ امۃ العزیز فضل صاحبہ		۵۰
۲	" محمودہ بیگم رشید صاحبہ		۷۵
۳	" امۃ الباری صاحبہ		۷۴
۴	" ناصرہ بیگم صاحبہ		۶۴
۵	" انیسہ بیگم صاحبہ	سوئم	۷۹
۶	" حمیدہ رشید صاحبہ		۴۶
۷	" امۃ المنیر صاحبہ		۶۱
۸	" امۃ الحمید صاحبہ		۴۵
۹	" مبارکہ بیگم صاحبہ		۷۰
۱۰	" امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ		۵۴

لجنہ اماء اللہ بنگلور

۱	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ	۵۰
۲	" ناصرہ رضوانہ صاحبہ	۴۸
۳	" نعیمہ شمیم صاحبہ	۵۴

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

۱	محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	سوئم	۷۹/۱۰۰
۲	" ساجدہ بیگم صاحبہ		۷۳
۳	" فوزیہ مبینہ صاحبہ		۵۸
۴	" نازمین شمیم صاحبہ		۶۸
۵	" عزیزہ بیگم صاحبہ		۵۶
۶	" امۃ المجید صاحبہ		۵۸
۷	" اقبال النساء صاحبہ		۶۰
۸	" خورشید بیگم صاحبہ		۵۹
۹	" امۃ الرفیق صاحبہ		۶۷

لجنہ اماء اللہ یادگیر

۱	محترمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ	اوّل	۸۵
۲	" صبیحہ بیگم صاحبہ		۴۴

لجنہ اماء اللہ رانچی (بہار)

۱	محترمہ روبینہ احمد صاحبہ	۵۰
۲	" سیما احمد صاحبہ	۳۸
۳	" حامدہ سجاد صاحبہ	۵۳
۴	" الماس احمد صاحبہ	۴۸

لجنہ اماء اللہ شورت (کشمیر)

۱	محترمہ زینب پروین صاحبہ	۶۱
۲	" سکینہ اختر صاحبہ	۴۹

لجنہ اماء اللہ بھدرواہ

۱	محترمہ بشریٰ بانو صاحبہ	۶۶
۲	" ممتاز بانو ملک صاحبہ	۷۰
۳	" شمشاد بانو ملک صاحبہ	۷۵

۴	محترمہ پروین اختر خان صاحبہ	۶۱/۱۰۰

لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی

۱	محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ	۵۶
۲	" زکیہ پروین صاحبہ	۵۶
۳	" شاہینہ پروین صاحبہ	۵۵
۴	" حسینہ بیگم صاحبہ	۵۵
۵	" نزہت آرا صاحبہ	۵۰

لجنہ اماء اللہ کوڈالی (کیرالہ)

۱	محترمہ پی شریفہ بی صاحبہ	اوّل	۸۵
۲	" وی رشیدہ صاحبہ	دوئم	۸۰
۳	" ایم پی عائشہ صاحبہ		۶۷
۴	" ایم پی ہاجرہ صاحبہ		۷۲
۵	" یو منیرہ بیگم صاحبہ		۶۳
۶	" ایم پی عصمہ بی بی صاحبہ		۶۱
۷	" ای وی زاہدہ صاحبہ		۶۳
۸	" یو بشریٰ بیگم صاحبہ		۶۵
۹	" ای وی فاطمہ صاحبہ		۵۰
۱۰	" ای پی نذیرہ صاحبہ		۶۱
۱۱	" ای وی عابدہ صاحبہ		۵۲

لجنہ اماء اللہ غنچہ پاٹرہ

۱	محترمہ زکرن بی بی صاحبہ	۶۳
۲	" رقیہ بیگم صاحبہ	۶۸
۳	" اللہ رکھی بیگم صاحبہ	۷۷
۴	" خیرن بیگم صاحبہ	۷۱
۵	" نورجہاں بیگم صاحبہ	۷۷
۶	" زکیہ بیگم صاحبہ	۷۸
۷	" بعیت اللہ بیگم صاحبہ	۷۰
۸	" صغرا بیگم صاحبہ	۶۶
۹	" عائشہ بی بی صاحبہ	۷۵
۱۰	" ناصرہ بیگم صاحبہ	۶۰
۱۱	" خدیجہ بی بی صاحبہ	۶۵
۱۲	" سلمہ بی بی صاحبہ	۶۱

لجنہ اماء اللہ کروڈاپلّی

۱	محترمہ تبارک بی بی صاحبہ	۵۶
۲	" فاطمہ بی بی صاحبہ	۶۹
۳	" امۃ الحفیظ صاحبہ	۳۷
۴	" شکیلہ بیگم صاحبہ	۴۳
۵	" فطری بی بی صاحبہ	۶۶
۶	" امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۶۱
۷	" شریفا بی بی صاحبہ	۳۷
۸	" مجید بی بی صاحبہ	۴۰
۹	" عائشہ بی بی صاحبہ	۶۸
۱۰	" نورجہاں بی بی صاحبہ	۵۰
۱۱	" مریم بی بی صاحبہ	۵۸
۱۲	" امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ	۷۱

سلسلہ ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۱ پر

۱۳- لجنہ اماء اللہ بنگال

۱- محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ	۷۸
۲- ″ راشدہ بیگم صاحبہ	۶۶
۳- ″ راحتہ بی بی صاحبہ	۶۰
۴- ″ پری بی بی صاحبہ	۴۲
۵- ″ نعیمہ بیگم صاحبہ (سوم)	۷۹
۶- ″ رحمت بیگم صاحبہ	۶۵
۷- ″ اطہر بیگم صاحبہ	۷۰
۸- ″ علیمہ بی بی صاحبہ	۷۲
۹- ″ کبریٰ بی بی صاحبہ	۷۳
۱۰- ″ فاخرہ بی بی صاحبہ	۷۲
۱۱- ″ نصرت بی بی صاحبہ	۵۴
۱۲- ″ ہاجرہ بیگم صاحبہ	۵۴
۱۳- ″ رضیہ بیگم صاحبہ	۷۳
۱۴- ″ مریم بی بی صاحبہ (سوم)	۷۹
۱۵- ″ پٹنہ بی بی صاحبہ	۴۴
۱۶- ″ الگن پری بی بی صاحبہ	۶۳

۱۴- لجنہ اماء اللہ کیرنگ

۱- محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ	۶۳
۲- ″ ام طیبہ بیگم صاحبہ	۳۶
۳- ″ حذیفہ بیگم صاحبہ	۵۲
۴- ″ بصیرہ بیگم صاحبہ	۴۰
۵- ″ امۃ القیوم بیگم صاحبہ	۳۷
۶- ″ جمیلہ بیگم صاحبہ	۴۲
۷- ″ امۃ الودود صاحبہ	۴۱
۸- ″ ودودہ بیگم صاحبہ	۴۰
۹- ″ حوا بی بی صاحبہ	۳۷
۱۰- ″ عطرۃ النساء صاحبہ	۴۶
۱۱- ″ لطیفا بی بی صاحبہ	۴۳
۱۲- ″ کوثر بیگم صاحبہ	۲۳
۱۳- ″ امۃ الباسط صاحبہ	۵۱
۱۴- ″ زاہدہ بیگم صاحبہ	۴۷
۱۵- ″ امۃ الرشید صاحبہ	۴۳

———※———

ہے اور نہ پانی۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ دُعا بھی کرتے جائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جلسہ کے موافق فضا اور موسم بنا دیے۔"

اور سچ مچ ویسا ہی ہوا۔ ابھی مقرر کی تقریر آدھی بھی نہیں ہوئی تھی کہ بارش ان ثابت قدموں سے ہار مان کر کان لپیٹ کر چلی گئی۔ اور اس کے ختم ہوتے ہی اس تجربہ کار اور ذہین پولیس افسر کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا جو ایک ہی سال میں یہاں چار دن ڈیوٹی دینے کے بعد اس جماعت کے دینی شغف اور عزم بالجزم کی تہ کو پہنچ گیا تھا۔ مگر خدا جانے حکومت کو یہ بات کتنے سالوں کے بعد سمجھ میں آئے گی کہ:

جلسہ کے موقع پر یہاں گزشتہ دو سالوں سے جو سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں پولیس کے ملازم اور درجنوں مجسٹریٹ بھیجے جاتے ہیں —— وہ یہاں بے ضرورت ہیں۔ اور خزانۂ عامرہ پر خواہ مخواہ کا بوجھ! —— جو شرفاء "خدمتِ خلق" کے ایک دس سالہ بچے کی بات کو بھی حکم سمجھتے ہوں۔ اُن کی آمد و رفت کی نگرانی کے لئے مسلح پولیس کے پہرے دار کھڑے کرنے کی کیا ضرورت ہے!؟

درخواستِ دُعا

محترم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی درویش بھکشو تمام احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اور بیش از بیش خدماتِ دینیہ کے مواقع پانے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمادیں۔ مولوی صاحب موصوف نے درویش فنڈ اور مرمت مرکزی مساجد میں مبلغ پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان۔)

(۲) محترمہ افضل النساء صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم محمد عظمت اللہ صاحب شانتی بیڑی کرنول ٹی بی گلینڈ کے باعث بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ نیز برادرم محمد عبد القیوم صاحب آف حیدر آباد کیلئے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولادِ نرینہ سے نوازے۔ (خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات

(۱) سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
(۲) گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
(۳) عیدمبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE 2351.
P.B.NO. 128.
CABLE:- "CRESCENT."

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, Second Main Road,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.

PHONE NO. 76360.

جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق چند تاثرات

(بقیہ صفحہ ۸)

یہ اعلان سُنتے ہی میرے ذہن کی سکرین پر آپ ہی آپ جون ۱۹۷۴ء سے جون ۱۹۷۵ء تک کے واقعات و سانحات کی فلم چلنی شروع ہوگئی۔ جس کے پس منظر میں حکومت کے تعلیمی اداروں کی طرف سے

- احمدی طلباء سے ناانصافیاں،
- اُن کے داخلوں میں رکاوٹیں،
- سرکاری ملازمتوں میں اہلیت کے باوجود اُن کے انتخاب سے اجتناب —— اور
- دیانتدار و محنتی افسروں کی بلاوجہ سبکدوشی کے درجنوں مناظر تھے۔

دِل بے ساختہ پکار اُٹھا۔ اسلام اور مسلمانوں سے محبت ہو تو ایسی کہ اگر اُن کا کام گالیاں اور دُکھ دینا ہے تو ہمارا کام ہر حال میں انہیں دُعائیں دینا اور آرام پہنچانا ہے ع

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

نقشِ استقامت

اور اب لگے ہاتھوں پردۂ ذہن پر ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۵ء کا ایک نقشِ استقامت بھی پڑھتے جائیے ——

اس دن تہجد کے وقت ہی سے بارش ہونا شروع ہوگئی تھی۔ اور آٹھ بجے تک نہ صرف نشیبی راستوں ہی میں پانی کھڑا ہوگیا تھا۔ اُونچی جگہوں پر بھی بے حد کیچڑ اور پھسلن تھی۔ پھر ربوہ کی مٹی طبعاً کچھ ایسی مخلص واقع ہوئی ہے کہ جہاں آپ نے پاؤں رکھ دیا وہ اسے پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور اگر آپ کوشش کر کے اسے اُٹھائیں گے تو وہ آپ کے پاؤں کے ساتھ آئے گی۔ جلسہ شروع ہونے کا وقت ہو چکا تھا۔ مگر بارش بدستور ہو رہی تھی۔ اور قال اللہ و قال الرسول ﷺ کے شیدائی تھے کہ کمبل اوڑھے۔ اوور کوٹ پہنے اور سروں پر چادریں

تانے کشاں کشاں جلسہ گاہ کی طرف ہر سمت سے چلے آ رہے تھے۔ میں سڑک کو عبور کر کے کرسیوں کے پورچ کی طرف بڑھا تو ایک "اے ایس آئی" اور اس کے ایک "بڑے افسر" کو یوں محوِ گفتگو پایا:۔

اے ایس آئی:۔ "سر! بارش تو بند نہیں ہو رہی تو کیا ڈیوٹیاں ہٹا دی جائیں؟"

بڑا افسر:۔ "ڈیوٹیاں جلسے کے لئے لگی ہیں یا بارش کے لئے؟"

اے ایس آئی:۔ "مگر سر! ایسے میں اب جلسہ کیا ہوگا؟"

بڑا افسر:۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہاری پچھلے سال یہاں ڈیوٹی نہیں تھی۔ ورنہ بارش پچھلے سال بھی ہوئی تھی۔ اور ان کے امام نے بارش ہی کے دوران تقریر شروع کی تھی —— اگر طوفان بھی آئے گا۔ جب بھی یہ اجلاس ضرور ہوگا۔ اوور کوٹ کے نیچے کوٹ۔ کوٹ کے نیچے سوئیٹر۔ سوئیٹر کے نیچے قمیص پھر بنیان اور پھر جسم کی جلد بھی اگر پانی سے تر بتر ہو جائے گی تو یہ لوگ یونہی بیٹھے جلسہ سُنتے رہیں گے۔"

یہ قوم آگ سے یا بارش سے ڈرنے والی نہیں۔ اگر موسم کا خوف ہوتا تو یہ برستی بارش میں "پرالی" پر دھرنا مار کر نہ بیٹھ جاتے۔ تھوڑی ہی دیر میں دیکھنا یہ سب مل کر اس زور سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کریں گے کہ بارش رُک جائے گی —— عین اُس وقت سٹیج سے اجلاس کے جواں سال صدر کا یہ اعلان گونجا:۔

"—— احبابِ کرام! پورے وقار اور اطمینان سے بیٹھے جائیں۔ عزم راسخ ہو۔ تو نہ آگ کچھ بگاڑ سکتی

قادیان میں یوم جمہوریت ہند کی چھبیسویں (۲۶) تقریب

احباب جماعت کی شرکت

قادیان ۲۶ رجنوری۔ آج مقامی طور پر یوم جمہوریت ہند کی چھبیسویں (۲۶) تقریب پوری شان کے ساتھ منائی گئی۔ جماعت احمدیہ کے مردوں و بچوں کی کثیر تعداد نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس تقریب میں شامل ہو کر اس کی رونق کو بڑھایا۔ جماعت کے سرکردہ افراد میں سے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے شرکت فرمائی۔

صبح دس بجے کے قریب میونسپل کمیٹی کے وسیع احاطہ میں سابق منسٹر پنجاب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ پولیس کے جوانوں نے سلامی دی۔ اس کے بعد مختلف دیس پیار کے گیت گائے گئے۔ اور اس دن کو اس کی شایان شان طور پر منایا گیا۔ جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے حاضرین کو چھبیسویں یوم جمہوریت پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے ان سالوں میں بہت ترقی کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیش واسی ہونے کے ناطے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ باجوہ صاحب نے وزیر اعظم ہند شریمتی اندرا گاندھی جی کے بیس (۲۰) نکاتی اقتصادی پروگرام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ شریمتی اندرا گاندھی جی نے ہمیں ڈسپلن اور آپس میں اتحاد و اتفاق وغیرہ کے بارے میں جو پروگرام بتایا ہے اور ملک سے غریبی ہٹانے کے سلسلہ میں جو انتظامات کئے ہیں اُن سے ہمارے ملک نے مزید ترقی کی ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ ہم ایسے دانا اور عقلمند قومی لیڈر کے شانہ بشانہ چل کر ملک کی ترقی میں مزید اضافے کریں گے۔

اس موقعہ پر شہر کے بعض دیگر معززین نے بھی اس دن پر سب کو مبارکباد دیتے ہوئے شہداء وطن کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ایک بجے کے قریب یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اخبارِ قادیان

☆— مورخہ ۲۲ رجنوری ۷۶ء کو محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈار آف انگلستان مع اہل وعیال بعد زیارت مقاماتِ مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

☆— مورخہ ۲۶ رجنوری ۷۶ء کو مکرم نور محمد صاحب پونچھی کا ۲½ ماہ کا توام لڑکوں میں سے دوسرا لڑکا بھی وفات پا گیا۔ چند روز قبل ان کا پہلا بچہ وفات پا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

قادیان ۲۶ رجنوری۔ پرسوں بعد نماز عصر کشمیر کے بارہ (۱۲) دوست مکرم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب تاثیر آف پاڑی پورہ کی سرکردگی میں قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے۔ کل سارا دن انہوں نے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور بزرگانِ سلسلہ سے ملاقات میں گزارا۔ سب نے مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے قائم شدہ لٹریچر کا شوروم دیکھا۔ اسی طرح مدرسہ احمدیہ کی تمام کلاسز میں گئے۔ اور طلباء کو دینی علوم کی تحصیل کرتے ہوئے پا کر بہت متاثر ہوئے۔ سرینگر کے خطیب مولانا عبدالرحمٰن صاحب وفائی فاضل علوم مشرقیہ نے طلباء سے ان کے اسباق کے متعلق بھی دریافت فرمایا اور خوش ہوئے۔

مکرم تاثیر صاحب موصوف کے علاوہ مکرم پروفیسر نورالدین صاحب زاہد اور پانچ دیگر غیر مبائعین بھی تھے۔ ان کے علاوہ پانچ غیر از جماعت معززین شامل تھے۔ جن میں مکرم سید نثار حسین شاہ صاحب بخاری بی۔ اے۔ محترمہ پاکیزہ وفائی صاحبہ ایم۔ اے۔ بنت مولانا عبدالرحمٰن صاحب وفائی موصوف۔ محترم مولانا عبدالقیوم صاحب گورگانی، سرینگر۔ مکرم غلام احمد صاحب حکاک اسسٹنٹ انجینئر سرینگر علاوہ مولانا عبدالرحمان صاحب وفائی خطیب سرینگر کے تھے۔

آج بعد نماز ظہر واپس تشریف لے گئے۔ خدا کرے کہ ان کا قادیان آنا ان کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو ⁂

دُعائے نعم البدل

برادرم عزیز احمد صاحب کا ایک سالہ لڑکا مورخہ ۲۱ رجنوری ۷۶ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ یہ بچہ مکرم شریف احمد صاحب شیخو پوری درویش کا پوتا تھا۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

خاکسار: ملک منظور احمد ظفر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

منظوری ممبران مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کے لئے مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ذیل کے عہدیداران و ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے:-

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد۔ انچارج وقفِ جدید
(۲) محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل۔ ممبر
(۳) 〃 ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ 〃
(۴) 〃 سیٹھ یوسف احمد صاحب الٰہ دین۔ 〃
(۵) 〃 سید اختر احمد صاحب اورینوی۔ 〃
(۶) 〃 عبدالحمید صاحب عاجز۔ 〃

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت ہذا کے بجٹ (مشروط بآمد) کی ایک مد (وظائف امداد کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے۔ اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔ اور جن کے والدین کی معیشت کا دائرہ عمل محدود ہے۔ لہٰذا صاحبِ استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ:- ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امدادِ کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں جنوری۔ فروری میں وعدے بھجوائے تھے، اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے ہم اپنے وعدوں میں اضافے کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مرمتِ مقاماتِ مقدسہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات جو مقدس اور تاریخی اہمیت کے حامل ہیں مُرورِ زمانہ کے باعث ان کی ضروری مرمت کا اہم مسئلہ اس وقت سامنے ہے۔ یہاں تک کہ اب صدیوں کے تعمیر شدہ کچھ مکانوں کی چھتیں اور دیواریں بارشوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی ہیں۔ اور گر گئی ہیں۔ جن کا تعمیر اور مرمت کرنا نہایت ضروری ہے۔

ہندوستان کی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ انہیں احمدیت کے دائمی مقدس مرکز قادیان کی براہِ راست خدمت کے مواقع حاصل ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جب چاہیں اس تخت گاہِ رسول کی زیارت سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس سہولت اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کے مستطیع احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے شکرانہ کے طور پر مرمتِ مقاماتِ مقدسہ کی اہم ضرورت کو پورا کریں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۷۶ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی